سوال

(129) گھروں اور گاڑیوں کی زکوٰۃ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے پاس کچھ گاڑیاں اور گھر ہیں اور وہ ان سے حاصل ہونے والی آمدنی اپنے اہل وعیال پر خرچ کر دیتا ہے اور سال بھر اس میں سے وہ کچھ نہیں بچا سکتا، تو کیا اس مال کی زکوٰۃ اس پر واجب ہے؟ گاڑیوں اور گھروں پر زکوٰۃ کب واجب ہوگی؟ اور اس کی کیا مقدار ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

گھر اور گاڑیاں جب ذاتی استعمال کے لیے یا اس لیے ہوں کہ ان سے حاصل ہونے والی آمدنی کو گھریلو ضروریات کے لیے خرچ کیا جائے گا تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اگر تمام یا بعض گھر اور گاڑیاں بغرض تجارت ہوں تو سال گزرنے کے بعد ان کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر سال پورا ہونے سے پہلے آپ انہیں گھریلو ضرویات یا نیکی کے کاموں میں خرچ کر دیں تو آپ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔۔۔، کیونکہ اس سلسلہ میں وارد آیات واحادیث کے عموم سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے حسن سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

(ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامنا ان نخرج الصدقۃ من الذي نعد للبیع) (سنن ابی داود' الزکاۃ' باب العروض اذا کانت للتجارۃ الخ' ح: 1562)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم کرتے تھے کہ ہم اس مال کی زکوٰۃ ادا کریں جو ہم بغرض تجارت تیار کیا ہو۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الزکاۃ: ج 2 صفحہ 118